بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محرم الحرام اور احترام انسانیت

{إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ} [التوبة/36]

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے اسی دن سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں۔ یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

ظلم کی اقسام

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ظلم کی تین اقسام ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ ایک ظلم کو کسی صورت میں نہیں چھوڑے گا

(۲) ایک ظلم کو بخش دے گا اور

(۳) ایک ظلم معاف نہیں کیا جائے گا۔

جس ظلم کو کسی صورت میں نہیں چھوڑا جائے گا وہ شرک ہے جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔ جس ظلم کو بخش دیا جائے گا وہ اللہ اور بندے کے مابین کیا ہوا اس کا ظلم ہے اور وہ ظلم جس کو معاف نہیں کیا جائے گا، وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر کیا ہوا ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صورت میں بعض (مظلوموں) کو بعض (ظالموں) سے قصاص دلوائے گا۔ (السلسلة الصحيحة: 1927)

ظلم حرام ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ « يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلاَ تَظَالَمُوا .(صحيح مسلم: 6737)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: "اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو"۔

ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (صحيح البخاری: 2447)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

مسلمان نہ خود ظلم کرتا ہے نہ ظلم کے لیے کسی کے سپرد کرتا ہے

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ. (صحيح البخاري: 2442)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ [ظلم کے لیے کسی کے] سپرد کرتا ہے۔

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ. (صحيح البخاري: 2442)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ [ظلم کے لیے کسی کے] سپرد کرتا ہے۔

بہت ظلم کرنے والے شفاعت سے محروم ہونگے

عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "صنفان من أمتي لن تنالهما شفاعتي، إمام ظلوم غشوم، و كل غال مارق". (السلسلة الصحيحة:470)

ابوامامہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت کے دو قسم کے افراد کے حق میں میری شفاعت قبول نہیں ہوگی: انتہائی ظالم حکمران اور غلو کرتے کرتے دائرۂ مذہب سے خارج ہو جانے والا‘‘

ظلم سے بچنے کی ترغیب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (مسند أحمد:2779)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلم سے اپنی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے، وہ شہید ہے۔

حرمة المسلم على المسلم

اس کی جان مال اور عزت کا حرام ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ. (صحيح مسلم:6706)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو"۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منی میں [صحابہ سے مخاطب ہو کر] فرمایا:"تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟" انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔تو آپ نے فرمایا:" یقیناً یہ حرمت والا دن ہے"۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا:" کیا تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟" انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا:" یہ حرمت والا مہینہ ہے" پھر آپ نے پوچھا:" کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟" انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔تو آپ نے فرمایا:" یہ حرمت والا شہر ہے" پھر فرمایا" بے شک اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں تمہارے لئے اسطرح حرام کیے ہیں، جیسے تمہارے اس دن، تمہارے اس مہینے، اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے"۔(صحيح البخاري:1742)

مومن کی حرمت کعبے کی حرمت سے تین گنا ہے

عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تجھے مرحبا ہو، تو کتنا عظیم ہے، تیری حرمت کتنی عظیم ہے لیکن ایک مومن کی حرمت اللہ کے ہاں تیری حرمت سے زیادہ عظیم تر ہے۔ اللہ نے تیری ایک چیز حرام کی اور مومن کی تین چیزیں حرام کیں۔ ایک اس کا خون، دوسرا اس کا مال اور تیسرا یہ کہ اس کے بارے میں برا گمان کیا جائے۔(السلسلة الصحيحة:3420)

1 جان کی حرمت

{وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً} [النساء:93]

اور جوکوئی کسی مومن کو قصداً قتل کرڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالی کا غضب ہے، اسے اللہ تعالی نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔

مومن کی جان کی اہمیت

یزید رقاشی، ابو الحکم بجلی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید اور ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ذکر کررہے تھے کہ اگر تمام آسمانوں وزمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں دھکیل دے گا۔(سنن الترمذی:1398)

ابوادریس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت کم احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ میں فرماتے تھے امید ہے کہ ہر ایک گناہ اللہ تعالی معاف فرمائے گا سوائے اس شخص کے جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے یا جو شخص کفر کی حالت میں مرے۔(سنن النسائی:3984)

قیامت کے دن کا مفلس

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے کہا: ہم میں مفلس وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس مال اسباب نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:" قیامت کے دن میری امت کا مفلس وہ آدمی ہوگا کہ جو نماز روزے زکوۃ وغیرہ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہوگئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس آدمی پر ڈال دئے جائیں گے پھر اس آدمی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔(صحیح مسلم:6744)

مومن کا قتل، دنیا کی تباہی سے زیادہ بڑا جرم ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا.(سنن النسائی:3986)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مومن کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک تمام دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے"۔

حضرت ابوبکر سے روایت ہے بے شک رسول اللہ نے فرمایا جب مسلمان اپنے بھائی پر اسلحہ لہرائے تو فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو نیام میں داخل کرلے[مسند احمد ج5، 41]

اللہ کے ہاں مبغوض شخص

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ.(صحیح البخاری:6882)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:" لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض اللہ کے ہاں تین شخص ہیں، حرم میں ظلم کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا، اور کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا، تاکہ اس کا خون بہائے"۔

بے جا خون جنت کے دروازے پر رکاوٹ بن جائے گا

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اگر کسی میں یہ ہمت ہو کہ وہ اپنے اور جنت کے مابین مسلمان آدمی کے خون کی ایک لپ بھی حائل نہ ہونے دے، جسے وہ مرغی کے ذبح کرنے کی طرح [یعنی بے قیمت سمجھ کر] بہادے [تو وہ ایسا کرلے] کیونکہ وہ جب بھی جنت کے کسی دروازے پر جائے گا [تو اس خون کو] اپنے اور جنت کے مابین بطور آڑ پائے گا۔(السلسلة الصحيحة:3379)

2. مال کی حرمت

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ أَنْ يَأْخُذَ مَالَ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَذَلِكَ لِمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَالَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ. (مسند أحمد:23605)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کا مال ناحق لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے"۔

مسلمان بھائی کے مال کی حفاظت ایمان کی علامت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. (مسند أحمد:8931)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہوتا ہے جس کی طرف سے لوگوں کو اپنی جان اور مال کا امن ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ » الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ «. (سنن أبي داود:4922)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کے لیے آئینہ ہے اور مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کہ اس سے اس کے نقصان کو روکتا ہے، اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کا دفاع کرتا ہے۔

اپنے بھائی کا مال ہنسی مذاق میں بھی لینے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لاَ يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لاَعِبًا وَلاَ جَادًّا. (سنن أبي داود:5005)

عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بن یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ کے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی چیز ہرگز نہ لے، نہ مذاق میں، نہ حقیقتا"۔

مزدور کی اجرت ہضم کرنے کی ممانعت

عن ابن عمر مرفوعا إن أعظم الذنوب عند الله رجل تزوج امرأة فلما قضى حاجته منها طلقها و ذهب بمهرها و رجل استعمل رجلا فذهب بأجرته و آخر يقتل دابة عبثا ". (السلسلة الصحيحة:999)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: وہ آدمی جس نے ایک عورت سے شادی کی، اس سے اپنی حاجت پوری کی پھر اسے طلاق دے دیا اور حق مہر ہڑپ کر گیا۔ دوسرا وہ آدمی جس نے کسی کو مزدوری پر لگایا اور اس کی اجرت خود نگل گیا۔ تیسرا وہ آدمی جس نے کسی چوپائے کو بے فائدہ قتل کر دیا۔

لوٹ مار کرنے کی ممانعت

عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ. (صحيح البخاري:2474)

عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہبی (لوٹ مار) اور مثلہ (ناک کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا ہے۔

قدرتی آفات آجانے سے ہونے والا نقصان مسلمان بھائی سے وصول نہ کیا جائے

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر کسی قسم کی آفت نازل ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ وصول کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کچھ فرمایا یعنی آخر کار کس بات پر تم میں کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کا مال کھائے؟ (سنن النسائی:4528)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللَّهُ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ. (صحيح البخاري:4062)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:" اگر اللہ اس درخت پر پھل نہ لگائے تو پھر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کیسے حلال کرے گا؟"

مسلمان کے مال کے ناجائز حصول کے دینی ودنیاوی نقصانات

برکت سے محرومی کا باعث

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مروان نے کہا کہ جا کر ان دونوں یعنی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور راوی کے درمیان صلح کرادو، حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اس عورت کا کچھ حق مارا ہوگا؟ میں اس بات کا چشم دید گواہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق کسی زمین پر ایک بالشت بھر قبضہ کرتا ہے، اس کے گلے میں زمین کا وہ ٹکڑا ساتوں زمینوں سے لے کر طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان سے موالات کی نسبت اختیار کرتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر حاصل کر لیتا ہے اللہ اس میں کبھی برکت نہیں دیتا۔ (مسند أحمد:1649)

دل پر نہ مٹنے والے سیاہ نکتے کا باعث

من اقتطع مال امرءٍ مسلم، بيمين كاذبة، كانت نكتة سوداء في قلبه، لا يغيرها شيء إلى يوم القيامة. (السلسلة الصحيحة:3364)

ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس شخص نے جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مسلمان کا مال حاصل کیا، اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہوگا، جس کو قیامت تک، کوئی چیز تبدیل نہیں کر سکتی۔''

ناحق ایک لقمہ بھی کھانا/ ناحق کسی کا کپڑا پہننا عذاب کا باعث

مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا ناحق ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالی اسے اتنا ہی جہنم کا کھانا کھلائیں گے ※ جس نے کسی مسلمان کا ناحق کپڑا پہنا تو اللہ تعالی اسے اسی کے بقدر جہنم کا کپڑا پہنائیں گے اور جو کوئی کسی مسلمان کے ساتھ دکھلاوے والی جگہ پر کھڑا ہوگا تو اللہ اسے قیامت والے دن اس کے دکھلاوے والے مقام پر کھڑا کرے گا۔'' (مسند أحمد:18011)

اللہ کی ناراضگی کا باعث

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے تاکہ کسی کا مال جو اس کے ذمہ واجب ہے اس کو ہضم کر لے، تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا"۔ (مسند أحمد:20295)

مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی لپٹ ہے

عَنِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ فَلَا تَقْرَبَنَّهَا. (مسند أحمد:20765)

جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی لپٹ ہوتی ہے اس کے قریب بھی نہ جانا۔

آگ میں ٹھکانہ

حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے دوران دو جمرات کے درمیان کہتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے ''جس شخص نے جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مسلمان کا مال حاصل کیا، وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے، اور حاضر غائب کو بتا دیں، آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا۔'' (صحيح الترغيب والترهيب:1834)

اپنے مال کا دفاع کرنے کی ترغیب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (صحيح البخاري:2680)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:" جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے"۔

مسلمان کا مال کب حلال ہوتا ہے؟

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ. (مسند أحمد:21082)

عمر بن یثربی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک وہ اپنے دل کی خوشی سے اس کی اجازت نہ دیدے۔

۳۔عزت پامال کرنے کی حرمت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:" جب مجھے میرے رب عزوجل نے معراج عطا کی تو اس رات میں ایک قوم پر گذرا، ان کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کھرچ رہے تھے تو میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اے جبرائیل! انہوں نے فرمایا:" یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزت وآبرو کے درپے رہتے ہیں" ۔(مسند أحمد:13340)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ ».(سنن أبي داود:4922)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کے لیے آئینہ ہے اور مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کہ اس سے اس کے نقصان کو روکتا ہے، اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کا دفاع کرتا ہے۔

۱۔ رسوا کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ وَلاَ يَحْقِرُهُ.(صحیح مسلم:6706)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رسوا کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔''

❖ سب سے بڑا سود

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الاِسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ ».(سنن أبي داود:4878)

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''سب بڑا سود یہ ہے کہ انسان ناحق کسی مسلمان کی عزت سے کھیلے۔''

۲۔ حقیر سمجھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ .(صحيح مسلم:6706)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرنے والے کی آگ سے حفاظت:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(مسند أحمد:27543)

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:" جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا جو اسے عیب دار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ دور کردے گا"۔

عزت پامال کرنے کی صورتیں

❖ غیبت کرنا

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ﴿الحجرات:12﴾

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے، وہ معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا: جب تک اُسے کھلایا نہ جائے وہ کھاتا نہیں اور جب تک اُسے سوار نہ کیا جائے وہ سوار نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اُس کی غیبت کی ہے۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! جو اُس میں ہے وہی ہم نے بیان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: غیبت کے لیے تمہیں یہی کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کی اس بات کا ذکر کرو جو اُس میں ہے۔(السلسلة الصحيحة:2667)

❖ اپنے بھائی کے بارے میں غلط بات سمندر کڑوا کر سکتی ہے

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: آپ کو صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہی کافی ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے۔ مسدد کے علاوہ دوسرے رواۃ نے کہا کہ یعنی ان کا پست قد ہونا۔ تو آپ نے فرمایا:" بیشک تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو کڑوا ہو جائے"۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ نے فرمایا:" مجھے پسند نہیں کسی آدمی کی نقل اتاروں خواہ مجھے اتنا اتنا مال بھی ملے"۔(سنن أبي داود:4877)

❖ چغلی کرنا

{وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ}.[القلم:10-11]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.(صحیح البخاری:218)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گذرے تو آپ نے فرمایا:" ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں، ایک تو ان میں سے پیشاب سے بچتا نہ تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا"۔

❖ چغلی کے ذریعے لوگوں میں نفرت پیدا کرنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِىَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وفي رواية النَّمِيمَةُ الَّتِي تُفْسِدُ بَيْنَ النَّاسِ.(صحیح مسلم:6802,الدارمی:2771)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ "عضہ" کیا چیز ہوتی ہے؟ اس سے مراد وہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کردے۔ اور ایک روایت میں ہے جو لوگوں میں فساد پیدا کرے۔

❖ لوگوں میں فساد پھیلانا

عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " أتدرون ما العضه ؟ قالوا: الله و رسوله أعلم، قال: نقل الحديث من بعض الناس إلى بعض ليفسدوا بينهم ".(السلسلة الصحيحة:845)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو "عضہ" کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا تاکہ لوگوں میں فساد برپا ہو جائے۔

❖ اللہ کے بدترین بندوں کی صفت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رُءُوا ذُكِرَ اللَّهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ.(مسند أحمد:17998)

عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ اللہ کے بہترین بندے وہ لوگ ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے، اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہوتے ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہیں، باغی، بیزار اور متعنت ہوتے ہیں۔

جنت سے محرومی کا باعث

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ »لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ «.
(صحیح مسلم:6685)

جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

❖ اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ.(مسند أحمد:10272)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے بنی آدم کے اعمال ہر جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں اور کسی قطع رحمی کرنے والے کے اعمال قبول نہیں کیے جاتے۔

❖ قطع رحمی دنیاوی تنگی کا باعث ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قطع رحمی کی یا جھوٹی قسم اٹھائی، وہ مرنے سے پہلے اس کا وبال دیکھ لے گا۔(السلسلة الصحيحة:1121)

❖ قطع رحمی کا کفارہ صلح میں پہل کرنا ہے

ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے اگر دونوں ہی تین دن سے زیادہ قطع کلامی کیے رہے تو وہ جب تک اس حال پر رہیں گے حق سے دور رہیں گے اور جو پہلے رجوع کر لے گا اس کا یہ پہل کرنا اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ اگر اس نے دوسرے کو سلام کیا لیکن اس نے جواب نہ دیا تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور رد کرنے والے کو شیطان۔ اگر وہ دونوں قطع تعلقی کی حالت میں ہی مر گئے تو جنت میں کبھی اکٹھے نہ ہو سکیں گے"۔(مسند أحمد:16267)

❖ جھوٹ بولنا

{وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ}

ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "چار عادتیں جس شخص میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کا ایک حصہ موجود ہے جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔ جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے"۔(صحيح البخاري:34)

❖ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا درست نہیں

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سنجیدگی یا مذاق کسی صورت میں بھی جھوٹ بولنا صحیح نہیں ہے اور کوئی شخص کسی بچے سے ایسا وعدہ نہ کرے جسے وہ پورا نہ کرے اور ہم سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ انسان مسلسل سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور اسی طرح انسان مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اللہ کے یہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے (مسند أحمد:3896)

❖ جھوٹے شخص سے آپ ﷺ کی بیزاری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں جھوٹ سے بڑھ کر کوئی عادت رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ نفرت و بغض والی نہ تھی۔ آپ صحابہ کے بارے میں کسی کے متعلق اس کی خبر پاتے تو آپ کا رویہ اس کے بارے میں بدل جاتا حتیٰ کہ معلوم ہو جاتا کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔(مسند أحمد:25183)

❖ حسد کرنا

{أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ} [النساء:54]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ابھی تھوڑی دیر کے بعد تمہارے پاس ایک جنتی آئے گا، دیکھا تو ایک

❖ بغض رکھنا

❖ بغض دین کو مونڈ دیتا ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک اسلام نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو اور آپس میں سلام پھیلاؤ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ اور بغض سے بچو کیونکہ یہ مونڈ دینے والی چیز ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والی بلکہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔(صحيح الأدب المفرد:260/197)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ مونڈ دینے والی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اور سُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ کا مطلب بغض و عداوت ہے اور الْحَالِقَةُ کے معنی دین کو مونڈنے والی کے ہیں۔(سنن الترمذي:2508)

❖ کسی کو گھبراہٹ میں ڈالنا/ڈرانا/تعجب میں ڈالنا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد ﷺ کے اصحاب نے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کیساتھ ایک سفر میں چلے جا رہے تھے ان میں سے ایک شخص سو گیا تو ان میں سے بعض اس کی رسی کی طرف چلے جو اس کے ساتھ تھی اور اسے لے لیا وہ آدمی گھبرا گیا آپ نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو گھبراہٹ میں مبتلا کر دے۔(سنن أبي داود:5006)

❖ کسی کی گھبراہٹ دور کرنا بھلائی ہے

عن الهُجَيمي ..... فقال: يا رسول الله! أوصني؟ فقال: لا تحقِرنَّ شَيئاً من المعروفِ أن تأتيه؛.....ولو أن تؤنِس الوَحشان بنفسكَ.

(السلسلة الصحيحة:2422)

ہجیمی سے روایت ہے۔۔۔انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول مجھے وصیت فرمائیں، آپ نے فرمایا: کسی نیکی کو کرتے ہوئے اُس کو معمولی نہ سمجھو۔۔۔۔خواہ کسی تنہا آدمی کی گھبراہٹ اُس کے ساتھ رہ کر دور کردو۔

❖ گالی دینا :فسق وہلاکت

عن عبد الله بن عمرو رفعه سباب المؤمن كالمشرف على هلكة .(السلسلة الصحيحة:1878)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" مومن کو گالی دینا ہلاکت میں پڑنے والی بات ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فِسْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ .(مسند أحمد:4178)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔

❖ لعنت کرنا

مؤمن پر لعنت قتل کی طرح ہے

عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا قال الرجل لأخيه: يا كافر! فهو كقتله،ولعْنُ المؤمنِ كقتله.(السلسلة الصحيحة:3385)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:" جب کوئی شخص اپنے بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے اور مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کی طرح ہے۔"

❖ صحابہ کا لعنت کرنے والے، اور لعنت کے راستے پر بیٹھنے سے بچنا

عیزار بن جرول حضرمی کہتے ہیں: ہم میں ابوعمیر نامی آدمی تھا جس کا رشتۂ اخوت عبداللہ بن مسعود سے قائم تھا۔ وہ اس کے گھر آتے جاتے رہتے تھے۔ایک دن وہ آئے لیکن ابوعمیر گھر میں نہیں تھے وہ اس کی بیوی کے پاس بیٹھ گئے۔ بیوی نے اپنی خادمہ کو کسی کام کے لئے بھیج دیا اس نے واپس آنے میں تاخیر کی۔ اس نے کہا: میری خادمہ پر اللہ لعنت کرے اس نے تو بہت دیر کردی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ (نے یہ سنا تو) باہر آگئے اور دروازے پر بیٹھ گئے۔ جب سیدنا ابوعمیر واپس آئے تو انھیں کہا: آپ نے اپنے بھائی کے اہل کے پاس بیٹھ جانا تھا۔ انھوں نے کہا: میں نے تو ایسے ہی کیا تھا لیکن اس نے خادمہ کو کسی کام کے لئے بھیجا اور اس نے بہت تاخیر کردی، جس کی وجہ سے اس نے اس پر لعنت بھی کی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:" جب لعنت کرنے والا لعنت کرتا ہے تو دیکھا جاتا ہے کہ آیا وہ آدمی، جس پر لعنت کی گئی ہے اس کا مستحق ہے۔

❖ نبی ﷺ کی وصیت

حَدَّثَنِي رَجُلٌ سَمِعَ جَرْمُوزًا الْهُجَيْمِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ أُوصِيكَ أَنْ لَا تَكُونَ لَعَّانًا .(مسند أحمد:20678)

جرموز سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ لعن طعن کرنے والے نہ بنو۔

❖ لعنت کرنے والے قیامت کے دن شفاعت نہ کرسکیں گے

عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ » إِنَّ اللَّعَّانِينَ لاَ يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلاَ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ «.(صحيح مسلم:6777)

ابوالدرداء سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن شفاعت کرنے والے نہیں ہوں گے اور نہ ہی گواہی دینے والے ہوں گے۔"

❖ عار دلانا

إِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلاَ تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ «.(سنن أبي داود:4086)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اگر کوئی آدمی تمہارے کسی برے فعل پر جسے وہ جانتا ہے تمہیں عار دلائے تو تم اس عیب کو جسے تم جانتے ہو اسے طعنہ نہ دینا کیونکہ اس چیز کا وبال اس پر ہوگا۔"

❖ اذیت دینا

قال تعالى: {وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَاناً وَإِثْماً مُبِيناً} [الأحزاب: 58].

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ. (صحیح البخاری: 6475)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے"۔

❖ اپنی عزت کا دفاع کرنے کی ترغیب

عن أبي هريرة " ذبوا بأموالكم عن أعراضكم ، قالوا : يا رسول الله كيف نذب بأموالنا عن أعراضنا ؟ قال : يعطى الشاعر و من تخافون من لسانه ". (السلسلة الصحيحة: 1461)

سیدنا ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مالوں سے اپنی عزتوں کا دفاع کرو'' انھوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم اپنی عزتوں کو مالوں کے ذریعے کیسے بچائیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاعر کو اور ان آدمیوں کو مال دیا جائے کہ جن کی زبانوں سے تمھیں (اپنی عزت کا) ڈر ہو۔''